سلوکِ طریقت

تالیف

حضرت حاجی مولوی محمد دین (گجراتی) قادری سروری رح

تہذیب و تقویم و حواشی

سیّد احمد سعید ہمدانی

سلوکِ طریقت

تالیف

حضرت حاجی مولوی محمد دین (گجراتی) قادری سروری رح

تہذیب و تقویم و حواشی

سیّد احمد سعیدؒ ہمدانی

سلسلہ مطبوعات ۳۱

نام رسالہ: سلوک طریقت

مصنف: حاجی مولوی محمد دین (گجراتی) قادری سہروردی

تہذیب و تقویم و حواشی:- سید احمد سعید ہمدانی

ناشر:- مکتبہ ہمدانیہ:- شعبہ تصنیف و تالیف مجلس دعوۃ الامیر
(بیاد حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی المعروف بہ شاہ ہمدان رح)

ملنے کا پتہ مکتبہ ہمدانیہ - کالج روڈ - نوشہرہ (ضلع خوشاب) پنجاب

قیمت:- ۱۰ روپے

سال ۱۴۰۳ھ ۱۹۸۳ء

Printers: Falcon Press. Urdu Bazar,
LAHORE.

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ (۱۶۲۷ء - ۱۶۹۱ء) اورنگ زیب عالمگیر کے دور کے ان مشائخ عظام میں سے تھے جنہوں نے برصغیر میں ہر حال میں لوائے فقر و تصوف کو بلند رکھا۔ وہ سفر و حضر میں طالبانِ راہِ حق کو اللہ اللہ کرنے کی تعلیم دیتے رہے۔ فقر و درویشی اور اُس کے طور طریقوں سے بیگانہ اور نابلد لوگ شاید کسی کے ذہن و قلب میں ذکرِ الٰہی کے راسخ کرنے کو آسان سمجھیں مگر یہ کام اتنا سہل نہیں۔ سلوک کے تمام طریقوں میں شیخ ایک طبیب کی طرح لوگوں کی روحانی صحت کا خیال رکھتا ہے اور اُن کی روحانی امراض کو ذکر کے مختلف طریقوں سے نہ صرف دور کرتا ہے بلکہ اُن کو روحانی صحت کے کمال تک پہنچا دیتا ہے۔ حضرت سلطان العارفینؒ طریقۂ قادریہ سروریہ کے ایسے صاحبِ سطوت شیخ تھے جن کو روحانی طور پر روح حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ، روح محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے توسط سے خود سیدنا و نبینا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ پر بیعت فرمایا۔

دست بیعت کرد مارا مصطفےٰ ام

وُلد خود خواندہ است مارا مجتبےٰ ام (رسالہ روحی)

(محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خود بیعت فرمایا ہے۔ حضرت محمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ

وسلم نے ہمیں اپنی اولاد کہا ہے)

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی آپ کو خلقِ خدا کو رشد و ہدایت دینے کا اذن عطا فرما کر آپ کے طریقہ کو برکت دی۔

آپ کے طریقہ میں ذکرِ الٰہی کی مختلف صورتوں خاص طور پر پاسِ انفاس تصورِ اسمِ ذات اور اس کے ساتھ مشقِ مرقوم وجودیہ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اور آگے جس قدر مقامات طے ہوتے ہیں، وہ سب بھی انہی اذکار و اشغال کا ثمر ہیں۔

آپ کے طریقہ کے خلفاء و مشائخؒ نے اس تعلیم کے فیض کو ہمیشہ جاری رکھا ہے اور زیرِ نظر رسالہ "سلوک طریقت" بھی اسی تعلیم کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

مصنف "سلوکِ طریقت" یہ مختصر سا رسالہ حضرت حاجی مولوی محمد دین گجراتی) قادری سروری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے جو حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ قادریہ سروریہ کے خلفاء میں سے تھے، حضرت سلطان نور محمدؒ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور اُنہوں نے ہی انہیں خلافت سے سرفراز کر کے طریقہ کی تعلیم و تلقین پر مامور کیا۔

مولوی صاحبؒ نے اپنی زندگی میں جہاں کئی طالبوں کو راہ حق پر لگایا وہاں ظاہری طور پر بھی خلقِ خدا کے لئے قابلِ قدر امور سرانجام دیئے جن میں سے ایک شورکوٹ میں سرائے کی تعمیر ہے۔ حضرت سلطان العارفینؒ کے دربار میں آنے والے زائرین جب شورکوٹ میں اترتے تھے، تو ان کے قیام و آرام کا کوئی بندوبست موجود نہیں ہوتا تھا۔ حضرت حاجی صاحب نے اس غرض کے لئے سرائے بنوادی جو اب تک موجود ہے ——————

۱۹۴۳ء ۱۳۶۲ ہجری میں اُنہوں نے وفات پائی اور —————— گجرات میں دفن ہوئے۔

رسالہ کا موضوع و مقصد مصنف نے یہ رسالہ قادری سروری طریقہ کے اُن طالبوں کے

لئے تحریر فرمایا جو طریقت میں عملی تربیت پانا چاہتے تھے۔ چونکہ ان کے مخاطب حلقۂ فقر میں زیرِ تربیت فقرا و درویش ہیں اس لئے اُنہوں نے ان کے لئے یہ ایک ابتدائی قاعدہ تحریر فرمایا ہے۔ مگر یہ قاعدہ ایسا سود مند ہے کہ اس کو اگر کوئی کسی شخص کی مدد سے پڑھ لے تو اس کے لئے سلوک کی راہیں کھل سکتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ پڑھ لینے سے مراد یہاں صرف رسالہ یا کتاب کا پڑھنا نہیں ہے بلکہ اسکی تعلیم کو بطور وظیفہ اپنا لینا اور اُس کے عمل پر مداومت اختیار کرنا مراد ہے۔

ضرورتِ شیخ ایسی کتابیں اور رسالے آپ کو ہر طریقے کے مشائخ کے لکھے ہوئے بہت مل جائیں گے مگر وہ کسی کو بھی ضرورتِ شیخ سے بے نیاز نہیں کر سکتے۔ ایسا ہی ایک رسالہ کشکول حضرت شیخ کلیم اللہ شاہجہاں آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا تھا جس میں اذکار و مراقبات کے تمام طریقے بیان کر دیئے تھے۔ مگر آخر میں ان کو تنبیہ کرنا پڑی۔

"اے عزیزو! یہ چند سطریں اگر دل سے مطالعہ کر کے اس پر عمل کرو گے تو امید ہے کہ بے وسیلہ شیخ کے ظاہر میں اپنے کام کو پستی سے بلندی پر پہنچا سکو گے۔ فامّا بلا واسطہ شیخ کے کوئی کام تمام نہیں ہو سکتا۔ بہت گھاٹیاں ہیں کہ بے مدد باطن شیخ کے ان سے نہیں نکل سکتے۔ بعض خود بیں اشخاص بے توسطِ شیخ اور بے صحبت پانے اہل اللہ کے صرف کتاب سے یہ راستہ حاصل کرنا چاہیں تو وہ بہت دور اور متعذر ہے۔ تا بدہی مقصود کو پہنچیں۔"

سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

"مرشد کی دستِ بیعت کے بغیر ذکر کی تلقین اور یقین کی تصدیق حاصل نہیں ہوتی، خواہ ساری عمر ہی کیوں نہ پڑھتا رہے، باطنی معرفت سے ہمیشہ محروم رہے گا۔"

(قرب دیدار ص۶)

البتہ حضرت سلطان العارفین کے طریقہ قادریہ سروریہ کے وہ طالب جو اس طریقے پر شوق سے چل پڑیں، حضرت سلطان العارفین رح کی کتب کا انہاک سے مطالعہ کریں اور اُن کی قبر پر جا کر ان کی روحانیت سے استعانت چاہیں تو خود سلطان العارفین رح کے اذن اور برکت سے ظاہری مرشد سے الگ رہ کر بھی اپنا کام درجۂ کمال تک پہنچا سکتے ہیں مگر یہ راہ بڑی پُرخطر ہے۔

گویند ہمرہانِ طریقت کہ اے رفیق

آگاہ شو کہ قافلہ ناگاہ می زنند

(طریقت کے ہمراہی کہتے ہیں کہ اے دوست، خبردار رہ، یہاں قافلہ اچانک لوٹا جاتا ہے)

طریقہ قادریہ سروریہ کے طالب کے لئے بھی بہتر ہوگا کہ وہ طریقہ کے کسی شیخ کامل کی زیرِ نگرانی سلوک طریقت کے مقامات طے کرے۔

ترتیب وشرح

رسالہ کی زبان وہی رہنے دی گئی ہے جو مصنف کے قلم سے نکلی تھی۔ صاحبِ حال فقیر کی زبان میں برکت ہوتی ہے اس لئے اس میں دخل اندازی کچھ مناسب معلوم نہیں ہوئی۔ چونکہ یہ کتاب بنیادی طور پر فقیروں اور درویشوں کے لئے لکھی گئی ہے اُس کے الفاظ و تراکیب اور اصطلاحات وغیرہ اُن کے واسطے نامانوس نہیں ہیں۔

متن کو محفوظ رکھا گیا ہے جو کچھ رسالہ کے متن میں مندرج نہ تھا مثلاً حوالہ آیات وغیرہ اُسے اُسی صفحہ پر نیچے حاشیہ میں لکھا گیا ہے آخر میں بعض باتوں کی شرح و وضاحت کے لئے حواشی بھی قلمبند کر دیئے گئے ہیں تاکہ طالبوں کو اپنے سمجھنے اور دوسروں کو سمجھانے میں آسانی رہے۔

اظہارِ تشکر و امتنان

درگاہِ حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے دیرینہ متوسلین جناب حافظ غلام محمد اور غوث محمد صاحبان کے برادر اصغر نے ایک بار یہ رسالہ اپنے لئے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا۔ ان کی وفات کے بعد ان کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے اُنہوں نے یہ رسالہ دوبارہ شائع کرنے کے لئے ہمارے حوالے کیا ہے اللہ تعالیٰ اِن کو جزائے خیر عطا کرے، اس کے مصنف کو اپنے قرب و حضور میں جگہ دے اور اُس کے ذریعہ سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے فقر اور سلوک طریقہ سروریہ قادریہ کے فیض کو وسعت عطا فرمائے۔ آمین

سید احمد سعید ہمدانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ؁

بفضل ایزد منّان ونظر نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم

رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ ؁

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؁ اللہ تعالےٰ روشن کرنے والا آسمانوں کا ہے فرشتوں اور دوسری چیزوں سے۔ اور زمینوں کا ہے انبیاء علیہ السلام اور اولیاء علیہم الرحمہ والغفران اور دوسری چیزوں سے۔ اور درود اور سلام اَن گنت اور بے شمار اس رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے جس سے نام اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ شانہٗ کا ظہور پکڑا۔ اور آپ کی چالیس سال کی عمر کے بعد وحی جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس حاضر ہو کر سب سے اوّل یہ آیت خدا تعالےٰ سے لایا۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ؁ پڑھ اسم رب اپنے کا جس نے تجھ کو پیدا کیا ہے۔ پس سرورِ کائنات حضرت محمّد رسولُ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ اسم مبارک پہلے ہی سے ضبط تھا۔ جیسا کہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہُو صاحب رحمۃ اللہ علیہ چوتھی جز توفیقِ الہدایت میں فرماتے ہیں۔ جو حضرت محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تصوّر اسم اللہ ذات میں غرق تھے۔ اسی لئے نبوت

؁ س المائدہ : ۳۵ "اے لوگو جو ایمان لائے ہو، ڈرو اللہ سے اور ڈھونڈو اُس کی طرف وسیلہ اور محنت کرو اور اُس کی راہ میں تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

؁ اے میرے رب، آسانی پیدا کر اور مشکل میں مت ڈال اور اُس کام کو بھلائی کے ساتھ تمام فرما۔

سے پہلے آپ سے بُت پرستی نہ ہوسکی۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی کہ آپ اس اسمِ پاک میں غرق ہیں۔ لیکن اب مخلوقِ خُدا کو تعلیم فرمادیں۔ پس آپ نے اُس کی تعلیم خفیہ دینی شروع کی۔ (۲)

اور فرمایا۔ اَلْاَنْفَاسُ مَعْدُوْدَۃٌ فَمَنْ یَّخْرُجُ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ فَھُوَ مَیِّتٌ۔ ترجمہ ہر ایک سانس گنے ہوئے ہیں۔ پس جو سانس نکلے سوا ذکر اللہ کے پس وہ مُردہ ہے۔ اَی پیارے خُدا کے طالب، آسان اور نزدیک بہت راستہ حاصل کرنے خدا تعالیٰ کی معرفت کا موافق تابعداری جناب حضرت محمد رسولُ اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے ذکر پاسِ انفاس اور تصوّر اسم اللہ ذات کا ہے۔ جس کی ترکیب یہ ہے کہ اوّل وضو کرے پھر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور گوشے میں بیٹھ کر دو زانو یا چوکڑی مار کر گرداگرد اپنے شیطان کے شروفع کرنے کے لئے قلعہ بنائے جو یہ ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۝ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ۝ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ

نَسْتَعِیْنُ۝ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۝ اٰمِیْنَ۝ (آیت کرسی) اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ

اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ
اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا
یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ سَلٰامٌ قَوْلًا
مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝
لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَا اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ ۝
وَلَا اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَا اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا
اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝
اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ
كُفُوًا اَحَدٌ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝
مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَ
مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝
مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۝ الْخَنَّاسِ ۝
الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ
اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

پس یہ حصار تین بار پڑھ کر اپنے سینے پر دَم کرے۔ اور دونوں آنکھیں بند کر کے سر نیچے کر کے دو زانو یا چہار زانو بیٹھے اور بائیں پستان کے نیچے جو جگہ دل کی ہے۔ متوجہ طرف دل کے ہووے اور ہر دو دَم میں ذکر پاس انفاس کا کرے۔ یعنی اندر کے دَم میں اسم اَللّٰہ پڑھے اور باہر کے دَم میں اسم ہُوْ پڑھے لیکن زبان اور لب کو حرکت سے بند رکھے اور سانس اندرونی اور بیرونی سے ذکر کرے اور کسی حال میں اس ذکر سے فارغ نہ رہے۔ جو فرمایا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلْاَنْفَاسُ مَعْدُوْدَۃٌ فَمَنْ یَّخْرُجُ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ فَھُوَ مَیِّتٌ: جو یہ نماز ہمیشگی کی ہے۔ جو مومنوں کے شان میں خدا تعالےٰ فرمایا ہے۔ وَھُمْ عَلٰی صَلٰوتِھِمْ دَآئِمُوْنَ اور وہ اپنی نماز پر ہمیشگی کرتے ہیں اور جو شخص یہ نماز دائمی ادا نہیں کرتا ہے۔ اُس کی وقتی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اور جو شخص یہ نماز دائمی ادا کرتا ہے اور وقتی نماز نہیں پڑھتا ہے۔ اُس کی دائمی نماز نہیں قبول ہوتی ہے۔ جیسا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ لَّمْ

يُؤَدِّ فَرْضَ الدَّائِمِ لَمْ يَتَقَبَّلِ اللهُ فَرْضَ الْوَقْتِ وَمَنْ لَمْ يُؤَدِّ فَرْضَ الْوَقْتِ لَمْ يَتَقَبَّلِ اللهُ فَرْضَ الدَّائِمِ۔

ترجمہ۔ جو شخص نہیں ادا کرتا فرض ہمیشگی کا، نہیں قبول کرتا اللہ تعالےٰ اُس کا فرض وقتی۔ اور جو شخص نہیں ادا کرتا فرض وقتی نہیں قبول کرتا اللہ تعالےٰ اُس کا فرض ہمیشگی کا۔ پس یہ دو نو فرض آپس میں لازم ملزوم ہیں۔ یہ تو طریقہ ذکر کا ہے۔ جو پاک ہر وقت ہر دو سانس کے ساتھ دِل سے ذکر کرتا رہے اور دوسرا تصور اسم اللہ ذات کا طریقہ یہ ہے۔ جو اُنگلی سبابہ ساتھ خیال اور فکر کے پیدا کرکے اور دِل کو مثل پھل نیلو فر کے خیال کر کے ساتھ سیاہی سُرخ اور سفید رنگ کے جو ڈوالے سورج کے ہوتی ہے اسم اَللہُ ذات کو ساتھ خط عربی اور موٹا کے اوپر صفحہ دِل کے لکھا کرے۔ اُس وقت تک کہ سینہ صفائی پکڑے۔ اور دِل زندہ ہو جاوے۔ اور خناس خرطوم وسوسہ وہمات مر جاویں۔ جیسا کہ کہا گیا ہے۔ بیت۔

دِلے زندہ شود ہرگز نمیرد دلے بیدار شد خوابش نگیرد

(دِل زندہ ہو جاوے ہرگز نہ مرے دِل جاگا ہوا نیند اُس کو نہ آوے)

پھر ناگہانی حالتِ خواب یا مراقبہ میں بے خود کر پرواز کرے گا اور میدانِ فراخ میں پہنچے گا۔ اور روضہ مبارک حضرت محمد رسولُ اللہ صلیّ اللہُ علیہ وسلّم کو دیکھے گا۔ جس کے دروازہ پر کلمۂ طیّب لکھا ہوا دیکھے گا اور شوق سے پڑھے گا۔ بمجرّد پڑھنے کے دروازہ مُبارک روضہ پاک کا کھل جاوے گا۔ اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلّم میں بندگی حاصل کرنے والا ہو گا۔ اور اگر بسبب غفلت اور سختی دِل کے تصور اسم ذات کا دِل پر قرار نہ پکڑے تو مشق وجودیہ اپنے پر لازم پکڑے۔ جیسا کہ پیشانی اور دماغ اور ہر دو آنکھ اور ہر دو کان اور زبان اور دِل اور سینہ اور ہر دو بازو اور پیٹ اور زیر ناف اور دو ران پر اسم اللہُ ذات کو تصور کرے۔

دائرہ مشق وجودیہ یہ ہے:-

درجب تصوّر اسم اَللّٰہُ ذات کا وجود پر غالب آجاتا ہے۔ تب وجود میں غائب ہوجاتا ہے۔ اس کے بعد ذکر نفی اثبات کا اپنے اوپر لازم پکڑے۔ جیسا کہ اندرونی دم میں سانس کے ساتھ بغیر حرکت زبان کے پڑھے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ اور بیرونی دم میں سانس کے ساتھ بغیر حرکت زبان کے پڑھے مُحَمَّد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور طریقہ اسم اَللّٰہُ ذات کے موافق مشق وجودیہ بھی کرے۔

۹ دائرہ یہ ہے:-

اور اس عمل سے بدعات اور ممنوعات سے امان پاکر اطاعت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلیّ اللہ علیہ وسلّم کی اختیار کرنا ہے۔ اور فنا فی اللہ اور بقا باللہ سے بزرگی پانے والا ہوتا ہے اور زندگی ہمیشگی کی پاتا ہے۔ لیکن اس راستہ میں طالب سچا چاہیئے جو خدا سے خدا ہی کو طلب کرے۔

یہ طریقہ قادری سروریؒ کا ذکر تعلم تعلیم میں ہے جس کے پابند حضرت سلطان باہوؒ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو پوری تابعداری حضرت محمدؐ رسول اللہ صلیّ اللہ علیہ وسلّم کی ہے۔ پس جو طالب اس کا پابند ہوگا۔ اُس کو جناب سرورِ کائنات صلیّ اللہ علیہ وسلّمؐ سے امداد پہنچے گی۔ اور اس طریقہ مبارک کا نام مبارک قادری سروری

ہے۔ جو اس کی پابندی کرے گا۔ اُس کو پہلے جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے اور آپ دستِ بیعت فرماتے ہیں پھر جناب پیران پیر دستگیر محبوبِ ربانی دغوثِ صمدانی سید عبدالقادر جیلانی صاحب قدس اللہ سرہٗ العزیز کی سپرد فرماتے ہیں اور وہ اس طالب کی تربیت فرماتے ہیں۔ پس وہ کامل اکمل ہو جاتا ہے۔ اے اللہ ہم مومنین اور مومنات کو یہ دولت عطا فرما۔ اِنَّکَ رَؤُفٌ بِالْعِبَادِ تحقیق تو مہربان ہے بندوں پر۔

فرماتے ہیں یہ حضرت باہو　　پڑھ اللہ ھُو پڑھ اللہ ھُو
گر رب سے ملنا چاہے تو　　پڑھ اللہ ھُو پڑھ اللہ ھُو
پڑھ اللہ ھُو پڑھ اللہ ھو
دم جو لے تو اس طرح　　ہووے اندر اللہ باہر ھُو
پڑھ اللہ ھُو پڑھ اللہ ھُو
رکھ تو تصور میں ایسے　　کھلے سِری خفی اللہ ھُو
پڑھ اللہ ھُو پڑھ اللہ ھُو
قائم کر تو اللہ کو　　اور ماسوائے کو جانے دو
پڑھ اللہ ھُو پڑھ اللہ ھُو
ہستی کو اپنی کر فناہ　　رکھ باقی اللہ اللہ کو
پڑھ اللہ ھُو پڑھ اللہ ھُو
چار عنصر کا ڈھیر بنا　　اور اس کو جلاوے اللہ ھُو
پڑھ اللہ ھو پڑھ اللہ ھُو
فرش سے لے کر عرش تک　　کر نور کی لاٹ تصور تو
پڑھ اللہ ھُو پڑھ اللہ ھُو
نُور ہی نور تو پائے گا　　جب دیکھے نظر اُٹھا کر تو
پڑھ اللہ ھُو پڑھ اللہ ھُو

الله

هو

حواشی

۱۔ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے جس میں اُنہوں نے تصور اسم ذات (اللہ) کے طریقے اور فیوضات تلقین فرمائے ہیں۔ توفیق ہدایت کا اردو ترجمہ اللہ والوں کی قومی دوکان کشمیری بازار لاہور سے دستیاب ہے۔

۲۔ "حضرت سلطان باہوؒ نے طالب و مرشد سب کے لئے تصورِ اسم ذات کی ابتدا و انتہار کے بارے میں بڑی واضح ہدایات رقم کی ہیں۔

"مرشدِ کامل خوشخط اسم اللہ ذات لکھ کر طالب کے ہاتھ میں دے دیتا ہے اور اُسے کہتا ہے کہ اے طالب! اسم اللہ ذات دِل پر لکھ اور اُس کا نقش جما۔ جب طالب اسم اللہ ذات دِل پر تصور سے لکھ لیتا ہے اور اُس کا نقش قائم ہو جاتا ہے تو مرشد طالب کو توجہ دے کر کہتا ہے کہ اے طالب! اسم اللہ کو اب دیکھ، چنانچہ اُسی وقت اسم اللہ ذات آفتاب کی طرح تجلی انوار سے روشن اور تاباں ہو جاتا ہے۔

نور الہدیٰ ص ۲۳

" واضح رہے کہ جب دِل جنبش میں آتا ہے اور اُسے بغور دیکھتا ہے تو اسم اللہ کے ہر حرف سے دِل کے گرداگرد ایسا نور ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے آفتاب چمکتا ہے اور دِل تمام کا تمام نورِ ذات کی تجلیات و فیض میں گھر جاتا ہے۔"

کلید التوحید ص ۲۳۵

"تقریباً اپنی تمام کتب میں اور خصوصاً عقل بیدار میں اُنہوں نے ایسے کئی نقش نقل کئے ہیں جو تصور کی مشق کے لئے مؤثر ہیں۔ ان کے تصور سے فقیر پر تصرف کی قوتوں اور صلاحیتوں کا راز منکشف ہوتا ہے اور معرفت الٰہی کی بے حجاب روشنی، دل کو منور کر دیتی ہے۔ اس مقام پر غیب الغیب، عین العیان ہو جاتا ہے اور اس کے قلب پر تجلیات الٰہی نازل ہوتی ہیں جس سے نورِ حق اُس پر ظاہر ہوتا ہے اور اُس کا سینہ فقیر کامل کے فیوض کا وارث بن جاتا ہے۔"

(احوال و مقامات حضرت سلطان باہورحمۃ اللہ علیہ)

از سید احمد سعید ہمدانی

۳۔ جب اہل علم و دانش فقر اور درویشی کو اسلامی اسلوب حیات کا کمال تصور کرتے تھے تو تصوف کی زبان کو وہ سمجھتے تھے اور اس کی اصطلاحات کا مفہوم بھی ان پر واضح تھا مگر اس دور میں جدیدیت پسند مفکرین اور ظاہر بین علماء کو جہاں اور بہت سے اعتراضات سوجھتے ہیں وہاں خفیہ تعلیم کے اخفاء سے بھی انہیں چڑ پیدا ہو جاتی ہے۔

واضح رہے کہ شریعت میں ایک تعلیم تو وہ ہے جو اجتماعی طور پر بذریعہ وعظ و تدریس لوگوں کو دی جاتی ہے اور دوسری قسم کی تعلیم وہ ہے جو کسی کے مزاج اور اعتقاد کا توازن برقرار رکھنے کے لئے انفرادی طور پر دی جاتی ہے۔ ایسی تعلیم بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف مواقع پر ثابت ہے۔ مثلاً جب کوئی ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا یا چند آدمی مل کر آپ کے پاس آئے اور اپنی اصلاح کے بارے میں کچھ معلوم کرنے کے لئے سوال کیا تو آپ نے سائل کے مخصوص مسئلہ کے پیش نظر اور موقع کی مناسبت سے اخلاقی تربیت کے لئے کوئی ہدایت فرما دی، ذکر کا طریقہ سکھا دیا یا کسی دعا یا کلمہ کی تکرار کی تلقین فرمائی۔ تعلیم و تدریس میں یہ طریقۂ تعلیم اسی طرح ہے جیسے طب میں حفظانِ صحت کی تعلیم ہے۔ تندرستی قائم رکھنے کے اصول تو اجتماعی طور پر کھلم کھلا بیان کر دیئے جاتے ہیں مگر علاج کے لئے دوا یا غذا کے نسخے صرف مریض کو ذاتی طور پر بتائے جاتے ہیں۔ ہر چند کہ اسے خفیہ ہدایت کہیں کیونکہ یہ معاملہ طبیب اور مریض

کے درمیان ہوتا ہے مگر ان معنوں میں وہ نسخہ پھر بھی خفیہ نہیں ہوتا کہ وہ بات آگے کسی کو بتائی ہی نہیں جا سکتی۔ یہی حال انبیاء و اولیاء کی خفیہ تعلیم کا ہے۔ انفرادی طور پر یہ اگرچہ خفیہ ہوتی ہے مگر اس کا ایک پہلو عمومی اور عیاں بھی ہوتا ہے کہ ایسے ہی حالات میں وہ ہر ایک کے لئے مفید ہوتی ہے۔ جیسا کہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ملفوظات اولیاء کرام میں اس کی بے شمار مثالیں مل جائیں گی۔ وہی باتیں جو رسول اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو علیحدگی میں بتائی تھیں بعد میں افادۂ عام کے لئے انہوں نے اور لوگوں کو بھی بتائیں۔ یہی حال اولیاء کرام کا ہے کہ بعض باتیں تنہائی میں کسی کے علم میں لائی گئیں مگر یہ اخفاء وقتی تھا، بعد میں وہ سب باتیں مریدین اور عقیدت مندوں نے ظاہر کر دیں۔ یہاں جو رسول کریمؐ کی خفیہ تعلیم کا ذکر ہو رہا ہے تو اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ آپ نے ہر ایک کو اس کی استعداد کے مطابق ذکر الٰہی کی تلقین شروع کی۔

مولانا اشرف علی تھانوی نے مجموعہ رسائل "التکشف" کے ایک حصہ میں یہ حدیث نقل کی ہے۔

"حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے تو نو آدمی تھے یا آٹھ یا سات۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ وسلم سے بیعت نہیں کرتے؛ ہم نے اپنے ہاتھ پھیلا دیئے اور عرض کیا کہ کس امر پہ بیعت کریں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ ان امور پر کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اُن کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو اور پانچوں نمازیں پڑھو اور (احکام) سنو اور مانو اور ایک بات آہستہ فرمائی وہ یہ کہ لوگوں سے کوئی چیز مت مانگو۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان حضرات میں سے بعض کی یہ حالت دیکھی ہے کہ اتفاقاً چابک گر پڑا تو وہ بھی کسی سے نہیں مانگا کہ اٹھا کر ان کو دے دے۔ روایت کیا اس کو مسلم اور ابوداؤد اور نسائی نے"

مولانا نے اپنے تشریحی نوٹ میں لکھا ہے۔ اکثر مشائخ کی عادت ہے کہ مریدین کو خلوت میں خفیہ تعلیم فرماتے ہیں۔ کبھی تو یہ سبب ہوتا ہے کہ وہ امر عام فہم نہیں ہوتا۔ اس کے اظہار

بس امتنان و اضلال عوام کا ہوتا ہے اور کبھی یہ وجہ ہوتی ہے کہ خفیہ تعلیم دلیل خصوصیات و اہتمام ہے اس میں طالب کے دل میں زیادہ وقعت اور منزلت ہوتی ہے اور یہ بھی نفع ہے کہ دوسرے طالبین اُس کو سن کر حرص و تقلید نہ کریں جن کی حالت کے مناسب دوسری تعلیم ہے۔ سو اس حدیث میں اس عادت کا اصل پائی جاتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اُمر خفی طور سے فرمایا جس میں علاوہ بعض مصالح مذکورہ کے عجب نہیں کہ علی الاطلاق اس کے واجب نہ ہونے کی طرف اشارہ ہو کیونکہ امور واجب کا مقتضا اعلان ہے۔ بہر حال مطلق مصلحت سے اخفا ثابت ہو گیا۔"

(تکشف۔ سجاد پبلشرز لاہور۔ ص ۴۷، ۴۸)

صوفیاء بھی پرائیویٹ طور پر اپنے مریدین کو ذکر و اذکار کے جو طریقے بتاتے ہیں، وہ خفیہ اس لئے ہوتے ہیں کہ مخصوص حالات میں ان کو اس کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ شریعت کے دوسرے اوامر و نواہی کا خیال چھوڑ کر اسی خفیہ کے پیچھے لگ جائیں بلکہ یہ خفیہ ہدایات ان پر مستزاد ہوتی ہیں خواہ یہ ذکر کے بارے میں ہوں یا اخلاقی معاملات کے بارے میں مگر یہ تربیت کے نصاب میں صوفیاء کی تلقین کا حصہ ہیں۔ مصلحت و حکمت کی رو سے دیکھیں تو اگر وہ علم و معرفت کے اسرار و رموز کی بات ہوتی تھی تو خفیہ اس لئے ہوتی تھی کہ مخاطب کی استعداد کے مطابق بیان کی جا رہی ہوتی تھی۔ اگر سلوک کے معاملہ میں کچھ بتایا جاتا تھا تو وہ بھی سالک یا طالب کے حالات کے پیشِ نظر اُس کے لئے مخصوص ہدایات ہوتی تھیں لہذا خفیہ پر اعتراض زیادہ تر ناسمجھی یا کم فہمی کی بناء پر دہرایا جاتا ہے۔

۴۔ پاسِ انفاس کا مطلب یہ ہے کہ ہر سانس کے ساتھ ذکر جاری رہے۔ پہلے یہ شعوری اور ارادی طور پر کیا جاتا ہے مگر جب مشق بڑھ جائے تو غیر ارادی یا غیر شعوری طور پر سانس کے ساتھ جاری رہتا ہے۔ عام ہدایات اس طرح ہیں۔

(ا) سانس اندر کھینچیں تو دل میں تصور کر کے اللہ کہیں، سانس نکالیں تو ھُو کہیں۔

(ب) ایک شیخ اپنے مریدوں کو سانس اندر لیتے ہوئے بھی تصور میں اللہ کہنے کی تلقین کرتے تھے

اور سانس نکالتے ہوئے بھی اللہ ہی کہنا سکھاتے تھے۔

(ج) پاس انفاس کے ذریعہ ذکر نفی اثبات بھی کرتے ہیں یعنی کلمۂ نفی سانس لیتے وقت کہیں اور لَا اِلٰہ کہتے ہوئے خیال کریں کہ غیر اللہ کو باہر کیا اور جب سانس نکالیں تو اِلَّا اللّٰہ کہیں اور خیال کریں کہ محبت الٰہی داخل کی۔ ایک شیخ ہدایت فرماتے ہیں: "...... مگر خود خفی میں دم ذاکر ہو اور کھینچنے اور چھوڑنے دم میں ناف پر نظر رکھے اور اُس جگہ سے ذاکر ہو اور منہ بند کر کے بے حرکت زبان کے دم سے ذکر کرے اور اس قدر مشغول ہو کہ دم ذاکر ہو۔"

(۵) دعائیہ کلمات مضبوط قلعہ کا کام دیتے ہیں۔ اسی لئے امام محمد الجزری الشافعیؒ نے مسنون دُعاؤں کے مجموعہ کا نام حصن حصین (مضبوط قلعہ) رکھا۔

(۶) حِصَار (قلعہ واحاطہ)

بعض اوقات انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے اپنے گرد دائرہ بھی بنا لیتے ہیں۔ یہ محض آفاتِ ذہنی ونفسی یعنی وساوس وخطرات سے محفوظ رہنے کی ایک ظاہری علامت ہوتی ہے۔

(۷) دائمی نماز سے ذکرِ کثیر مراد ہے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ بُکْرَةً وَّ اَصِیْلًا ۝ (اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کو بہت یاد کرو اور اُس کی صبح وشام پاکی بیان کرو (الاحزاب ۴۱، ۴۲)

درویش اور فقراء اس پر اتنا زور دیتے ہیں کہ کہا جاتا ہے جو دم غافل سو دم کافر۔

(۸) مشق مرقوم وجودیہ (اپنے باطنی جُثّے کے مختلف حصّوں پر اسم ذات اور دیگر کلمات لکھنے کی مشق)

"یہ وہ نقش ہے، جس سے کلمات کو پورے وجود کے مختلف اعضاء پر انگشتِ تفکر سے لکھا جاتا ہے، اُس کی مشق بار بار کرنے سے قلب پر انوار نازل ہونے لگتے ہیں اور سارا وجود روشن ہو جاتا ہے۔ مشق مرقوم وجودیہ ابتداء وانتہا سلوک میں برابر اہمیت رکھتی ہے۔

" اگر کسی کے وجود میں اسم اللہ ذات قرار نہ پکڑے تو اُس کا علاج یہ ہے کہ دن رات

تفکر سے دِل یا سینے میں یا سر میں یا دماغ میں یا آنکھ میں مشق مرقوم وجودیہ لکھیں تو چند روز بعد اسم اللہ ذات سارے وجود کو اپنے قبضہ میں لا کر سر سے پاؤں تک نورِ ذات کی تجلیات میں غرق کر دے گا اور انسان اللہ تعالیٰ کا منظورِ نظر ہو جائے گا۔ (توفیق ہدایت ص ۲۳)

صاحب مشق وجودیہ معشوق بے مشقت ہوتا ہے کہ اُسے احتیاجِ خواب نہ حاجتِ مراقبہ - بلکہ جس امر کے لئے اللہ تعالیٰ کے قرب و حضور اور مجلسِ محمدی پر نُور کی طرف متوجہ ہوتا ہے، اُسے جواب باصواب سے آگاہی ہو جاتی ہے اور اُس کا ظاہر و باطن ایک ہو جاتا ہے۔

نورالہدیٰ ص ۴۳

مشق وجودیہ کرنے والے شخص کی توجہ سے تمام مقامات اُس پر منکشف ہو جاتے ہیں اور اُس کا قلب تجلیات کا مرکز بن جاتا ہے۔"

(احوال و مقامات حضرت سلطان باہوؒ صفحہ ۱۴۱)

۹۔ مشق مرقوم وجودیہ کے لئے تمام نقشوں میں کمال باطنی جسّے کے مختلف حصّوں پر کلمہ طیبہ کے لکھنے سے حاصل ہوتا ہے۔ مصنف نے اپنے سلوک کے اس قاعدہ میں اس کے لئے آسان ترین اور مختصر نقش دیا ہے۔ مگر سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتب میں اس کے ایسے مفصّل نقش بھی دیئے ہیں کہ جنہیں صرف کسی شیخ کی رہنمائی میں پڑھا، سمجھا اور سیکھا جا سکتا ہے۔

(۱۰) حضرت سلطان العارفین رؒ کا طریقہ بنیادی طور پر اویسیہ ہے یعنی اس میں براہِ راست ارواحِ انبیاء اولیاء سے فیض پہنچتا ہے۔ مختلف ادوار میں طریقۂ قادریہ کا بزرگوں کے قلب پر القاء ہوتا رہا ہے اور یوں اس کا فیض جاری رہا ہے بلکہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رؒ نے تو لکھا ہے کہ طریقۂ قادریہ اپنی اصل کے لحاظ سے در حقیقت اویسیہ ہی ہے۔ (اس کی تفصیل بھی فقیر کی کتاب احوال و مقامات سلطان باہوؒ" کے صفحہ ۹۸ پر ملاحظہ کی جا سکتی

ہے) چنانچہ اس طریقہ کے پیروؤں کو بھی فیض اسی طرح اویسی طور پر ہی پہنچتا ہے۔
جیسا کہ مولف ؒ نے اگلی سطور میں وضاحت فرما دی ہے۔

مصنفؒ کی دوسری کتابیں

۱۔ تذکرۂ غوث وقطب : حالات ومناقب حضرت سید محمد ورانت حبین شاہؒ
حضرت حاجی عبد اللہ شاہ بادشاہ غوث وقطبؒ

۲۔ ترجمہ وشرح حزب البحر : افادات حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ
حضرت شاہ ولی اللہؒ، حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ

۳۔ عصر جدید اور مسائل تصوف

۴۔ حقیقتِ ابدال

۵۔ حالات ومقامات حضرت سلطان باہوؒ۔

۶۔ ترجمہ وشرح رسالہ روحی حضرت باہوؒ

۷۔ سلوکِ طریقت۔

ملنے کا پتہ :
مکتبۂ نورِ رسالتؐ ، کالج روڈ، نوشہرہ (ضلع خوشاب) پنجاب

لاہور میں تقسیم کار : صوفی فاؤنڈیشن ۔ داتا دربار روڈ ۔ لاہور